یا کریم و یا رؤف و یا رحیم

اس رسالۂ اخلاق النبی کو جسمین نبی حبیب
رحیم و کریم کی خلق عظیم کا ذکر مذکور ہے ہدایت
مین اس خلیق خلق اللہ کے آپکے پھیلانے اور
مصنف کو اسکے جو خیر جزا دے حامی شریعت
محی سنت قاطع بدعت واعظ حقانی آگاہ ثانی
مولانا مولوی عبد الحی صاحب مد ظلہم دامت فیوضاتہ
ہین بیک بیکلادے اور مہتمم مطبع کو آپکے جو محمد ابو بکر
صاحب بن محمد عبد الغنی صاحب زاد اللہ توفیقہما ہین
بہتر جزا دے

مطبع قادری ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۰ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خداوند کریم
نعت احمد خسرو دار نعیم

تحفۂ گلہائے صلوٰۃ و درود
روضۂ اقدس پہ اسکے ہو ورود

اور ہو صلوات اسکی آل پر
آل اور اصحاب با اجلال پر

خاص وہ جو ہر صداقت کا گہر
دوسرا شجر عدالت کا ثمر

تیسرا موج حلم کا بدر منیر
چارمان ملک شجاعت کا امیر

اور اسکے قرۃ العینین پر
گلشن تسلیم کے نخلین پر

ایک مسموم و شہید معنوی
تارک تاج و سریر خسروی

مصطفیٰ کے باغ کا سرو چمن
نور چشم مرتضیٰ یعنے حسن

دوسرا ہیگا شہید ظاہری
آفتاب آسمان صابری

سید شہدا شہید کربلا
صابر جور و جفا در ہر بلا

ہی شہادت کو بھی جس سے زیب و زین
زینت افزا عدن یعنے حسین

والدہ ہی جنکی سردار النسا
بانویان جنکی ہین اخیار النسا

ہی جگرپارہ رسول اللہ کی
بادشاہ زادی ہی خلق اللہ کی

جنکے ہی اولاد مین ابطال و قتیل
ہوگئے اقطاب افراد جلیل

منقبت حضرت محبوب سبحانی غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

خاص سید عبد قادر محی دین — منبع اسرار رب العلمین

زینت افزای شبستان رسول — نور پیرائے گلستان رسول

کشور محبوبیت کا پادشاہ — بادشاہ غوثیت با عز و جاہ

خرمن احسان ہے جسکی خوشہ چین — حشر تک ہیں اولیائے کاملین

جسکا ہر نائب ہی نجم اہتدا — بھی زمانے کا ہی اپنے مقتدا

مدح مولانا و مرشدنا قطب العارفین مولوی حافظ حاجی حضرت عبد اللطیف محی الدین شاہ قادری مدظلہ العالی

خاص میرا شیخ شیخ عارفین — اپنے ہم نام و یقین نامی محی دین

حافظ و عارف محقق مولوی — خازن نقد علوم معنوی

شمع بزم خاندان بوالحسن — نور چشم جسم و جان بوالحسن

بلدہ ویلور جسکی ذات سے — مشتہر ہی خیر اور برکات سے

بھی مکان پاک اسکا بے نظیر — فیض سے بغداد کے ہی عکس گیر

درگاہ اسکو رکھے رب انام — فیض پاوین خلق اس سے صبح و شام

جب تنظیم میں اس رسالہ سراسر تعظیم و تکریم کے

یوں کیا ارشاد خلاق کریم — در کتاب پاک قرآن عظیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

یعنے کہدے خلق کو ای مصطفی — کہ اگر چاہتے ہو تم حب خدا

پیروی میری کرو تم صبح و شام — دوست تم کو تا رکھے رب الانام

پس ہی لازم ہمکو بر وجہ قوی
اپنے پیغمبر کی ہر دم پیروی

پیروی اُس شاہ کی سب حال مین
اُسکے سب اقوال اور افعال مین

اور سب اخلاق اور عادات مین
اور عبادت بلکہ ہر یک بات مین

پیروی جبتک نہ اُسکی آوے ہاتھ
نا ملے رنج قیامت سے نجات

مومنان اُس عصر کے بعض ای پسر
گرچہ قایم ہین صلوۃ و صوم پر

فسق و بدعت سے بھی گرچہ دور ہین
پر بہت اخلاق سے مہجور ہین

اس لئے مین نے یہہ نسخے کو لکھا
شاہ کے اخلاق مین ای باصفا

اور کچھہ اُسکی عبادت کا بیان
اور اُسکی پاک عادت کا بیان

معتبر اسناد سے ای باوقار
مین یہہ نسخے مین لکھا باختصار

مستند ہین کتب ای باخبر
ہین احادیث و سیر کے معتبر

اولاً شرح شمایل ترمذی
بھی شواہد بھی مدارج ای زکی

اور احیاء علوم ای اہل حب
بھی صحیحین اور کئی دیگر کتب

مومنو سمجھے اسے نت حرز جان
اور کرو اُسپر عمل سر و عیان

کیجیو تا وسع اپنے بالدوام
پیروی خلق سالار انام

ای خداوند کریم و کارساز
کر مجھے اُس پیروی سے سرفراز

ظاہر و باطن کو میرے پاک کر
تابع خلق شہ لولاک کر

آفت دارین سے مجھکو بچا
آخر اس دنیا سے با ایمان لیجا

ذکر اخلاق النبی مین جاودان
رکھہ سدا احقر کو یارب تر زبان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریف کا بیان

عائشہ سے کوئی پوچھا ای میان — کیا اتھا خلق نبی کہیے بیان
تب کہے اُس شاہ کا خلق عظیم — تھا یقین بے ریب قرآن کریم
یعنے قرآن مین خدا ای ارجمند — جانئے چیزین جو فرمایا پسند
بالطبع و دہشت سے ہوتے تھے صدور — ناپسند چیزون سے تھا اسکو نفور
اور یون فرمائے بعضے عالمان — ہین یہی خلق عظیم اسکے عیان
جو کہ اس آیت مین خلاق عزیز — حکم فرمایا نبیؐ کو تین چیز

خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاهلين

یعنے کر تقصیر بندون کی معاف — نیکیون کا حکم کر عالم کو صاف
جاہلون سے روز و شب اعراض کر — انکی گستاخی سے نت اغماض کر
جو کرے دعوت الی اللہ ای پسر — ہان یہہ باتین اُسپہ ہین بس سخت تر
اور بعضون نے کہے ہین ای سلیم — کہ اتھا اُس شاہ کا خلق عظیم
خلق سے ظاہر مین رکھتا اختلاط — حق سے تھا باطن کو اُسکے ارتباط
جذب تھا ہر دم اُسے سر و علن — تھی اُسے خلوت یقین در انجمن
حال و قال ایسا نہین آسان ہی — ہان بلا شک یہہ اسی کی شان ہی
اور فرمایا ہی شاہ دوسرا — ہین اُسی لئے واسطے بھیجا گیا
تا کہ اخلاق ہمہ پیغمبران — ہین کرون اتمام در سر و عیان
جو نکہ صفوت حضرت آدم کی جان — اور فہم ادریس کا ای مہربان
جود و بخشش ہود کی اور شکر نوح — طاعت صالح نبی ای با فتوح
خلت ابراہیم کی عزم کلیم — زہد عیسیٰ صبر ایوب سقیم

یوں ہی اخلاق جمیع انبیا — جمع تھے اُس شاہ مین ای صفا

پس اُسی باعث اُسے رب کریم — وصف فرمایا ہی با خلق عظیم

کیونکہ تھا وہ پادشاہ انس و جان — مجمع اخلاق کل پیغمبران

اور آئی ہی حدیث ای با حصول — آیت مذکور جب پائی نزول

اُسکی تفسیر مبارک بالیقین — شہ نے پوچھا ز جبریل امین

وہ کہا یہہ آیت ای شاہ کریم — تجھکو سکھلاتا ہی اخلاق عظیم

پس از انجملہ یہہ ہینگے تین بات — تجھسے جو توڑے تو جوڑے اسکے ساتھ

جو کرے محروم تجھکو ای رسول — تو کرے اُسکو عطا نا ہو ملول

بھی کرے تیرے پہ جو ظلم و جفا — عفو تو اُس سے کرے ای مصطفیٰ

پس وہ سرور اس مراتب کو عیان — درجۂ غایت کو پہنچایا ہی جان

کہ نہین فوق اُسکے مقدور بشر — ہی گواہ قصۂ احد کا ای پسر

آہ اُسکا عم بزرگوار جب — یعنے حمزہ سید اخیار جب

اور ستر اُسکے اصحاب کرام — پائے ہین یکسر شہادت ای ہمام

اُسی شہید راہ مولا کا جگر — یعنے حمزہ شاہ شہدا کا جگر

کاٹ کر چابے ہین کفار لعین — بھی ہوا زخمی امام المرسلین

بھی مبارک دانت اُسکا ای رشید — ہو گیا جسوقت اس جنگ مین شہید

بھی مبارک خون اُسکا ای میان — منہ سے اور سر سے بہا اُسکے روان

دیکھے ہین اصحاب جب اُسحال کو — اُس جفا اُس ظلم اُس جنجال کو

تب کئے سب عرض ای شاہ ہدا — حق مین اُن کفار کے کر بد دعا

شاہ فرمایا کہ رب العالمین ... بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہین
وہ مجھے بھیجا ہی رحمت کے لئے ... وہ مجھے بھیجا ہدایت کے لئے
یون دعا کرنے لگا پس با نیاز ... ای خداوند کریم کارساز
بخش میری قوم کی جرم و خطا ... اور انکے تئین ہدایت کر عطا
وے کئے ہین کام یہہ نا جان کر ... تو انھون پر کچھ نہ بھیج آفت قہر
آپ اُن اخلاق سے ہو بہرہ مند ... دوسرون کو بھی وہی دیتا تھا پند
دیکھئے اس شاہ کی خلق عظیم ... پہنچی تھی کس مرتبے کو ای فہیم

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت انس اور معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت کئے بیان

بولتا ہی یون انس ای با شرف ... کہ ہر ایک اچھی نصیحت کی طرف
شاہ عالم نے ہمین دعوت کیا ... اور سب بد کام سے نفرت دیا
جسکا سب مطلب یقین ای با تجار ... حق نے فرمایا ہی اس آیت مجھار

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاۗءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ

اور کہتا ہی معاذ ای با صفا ... کہ کیا مجھکو وصیت مصطفٰی
کر تو تقوے کو لزوم ای با شہود ... راست گوی اور ایفاء عہود
اور ادا کر تو امانت صبح و شام ... اور کر ترک خیانت بالدوام
بھی نگہبانی پڑوسی کی سدا ... کر یتیمون پر رحم بہر خدا
بھی کلام نرم اور حسن عمل ... اور قطع رشتۂ طول امل
اور ثابت رہ سدا ایمان پر ... اور ہو واقف معنئ قرآن پر

آخرت سے دل لگا جو وے سدا
اور حساب آخرت سے ڈر سدا

عاجزی اور حلم دایم کیجئے
اور حکیمون کو کبھی گالی نہ دے

اور سچّون کو نہ جھٹلا تو کبھو
مت مچا فتنون کیتیں بستی مین تو

اور نہ ظالم کی اطاعت کیجئے
اور نہ عادل سے بغاوت کیجئے

اور کرتا ہون وصیت تجھکو اب
رکھ ہمیشہ دھیلے گنے بھی ترس رب

یعنے انکے پاس بھی مت کر گنا ۰
وے بھی ہو وینگے گناہون پر گوا

ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور
بخش دیوے تا گنہ تیرا غفور

گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہان
گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیان

سرورِ دین حسن اخلاق و ادب
یونہی سکھلاتا تھا بندون کو سب

بندے سے اسکے ہوا جو مستفید
علم و عرفان مین ہوا فرد وحید

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے علم شریف کا بیان

شاہ دین کے علم اقدس کا بیان
حدّ بشری سے ہی باہر ای میان

علم اسکا مثل بحر بے کنار
سب جہان کا علم یکقطرہ ہے سار

اسکو علم اوّلین و آخرین
فضل سے بخشا ہی رب العالمین

گرچہ اپنی عمر اشرف مین کبھی
نہین لکھا اور نہین پڑھا یک حرف بھی

پر ہوا مبعوث جب شاہ ہدا ۰
سب علوم پاک حق اسکو دیا

آسمانی جو کتب ہین ای میان
ایسے کرتا تھا نکات اسکے بیان

سنکے علماء نصاری اور یہود
ورطۂ حیرت مین پڑتے تھے خود

علم جب اسکا تھا ایسا بیمثال
حلم مین بھی اسکو تھا پورا کمال

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے حلم کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی
اور طبرانی وغیرہ ای تقی

اسطرح لائے روایت معتبر
زید بن ثعنہ سے ای نیکو سیر

وہ یہودوں میں بڑا عالم تھا
اسطرح سے بولتا ہی با صفا

کہ جو ہو پیغمبر آخر زمان
اسکے سب اولاد اشرف ای میاں

میں جو دیکھا تھا کتابوں میں تمام
مصطفی میں سب کو پایا لا کلام

دو صفت لیکن نہیں پایا تھا میں
یعنے وے دو صفت یہہ ہیں یقین

حلم اسکا اسکے غصے کے اپر
ہووے غالب وصف اول ای پسر

دوسرا اگر کوی کرے سختی سے بات
آپ فرماتے اسے نرمی کے سات

چاہتا تھا تا کروں میں امتحان
وے دو صفتاں درشہ پیغمبران

منتظر قابو کا تھا ای باوفاق
ناگہاں ایسا ہوا ایک اتفاق

ایکدن وہ بادشاہ انبیا
قرض میرے سے بہت خرما لیا

اسکی قیمت مجھکو پہنچانے کیتیں
وعدہ کی دن کا کیا وہ شاہ دین

آگے اس وعدے کے دو یا تین روز
جا کے سرور پاس میں ای دلفروز

میں تقاضا بہت کرنے کو لگا
بر نہ آیا شاہ غصے میں ذرا

بھی نہ فرمایا تقاضا یہہ بڑا
آگے وعدے کے مناسب نہیں ذرا

دیکھکر یہہ حلم قصدا ای امین
زشت گوئی میں لگا کرنے وہیں

شاہ کی مجلس میں اصحاب کرام
تب اٹھے حاضر بہت ای نیکنام

یہہ لگا کرنے کو میں سختی سے بات
اس تصور سے کہ شاہ کائنات

غیرتِ مجلس سے کچھ غصے میں آ — نا کہے کچھ حرف مجھ کو ناسزا

لیک وہ دریائے حلم و افتخار — نین ذرا غصے میں آیا زینہار

جہاں تلک سختی سے بولا میں نے تب — خاندانی ہی سے تھا شاید یہہ ڈھب

کہ اداءِ قرض جلدی نا کرین — قرض خواہوں کو بہت تکلیف دین

حرف یہہ سنتے ہی مجھ سے سر بسر — بہت غصے میں تبھی آیا عمر

میں بھی اٹھہ تب شاہ کے نزدیک جا — چادرِ اشرف پکڑ کر یوں کہا

قرض میرا سب ادا کر دے ابھی — جلد اٹھا ہی سرورِ عالم تبھی

دیکھ کر فاروق اس حالت کیتئیں — ہو گیا بے تاب و طاقت ای امین

کھینچکر تلوار میرے سر پہ آ — مجھ کو غصے سے بہت کہنے لگا

ای عدو اللہ چادر چھوڑ دے — ورنہ سر کو کاٹتا ہوں میں ترے

تب لگا ہنسنے مسکرانے شاہ دین — اور فرمایا عمر سے یوں وہین

مجھ کو یہہ امید نہین تھی ای عمر — کہ تو یوں سختی کرے اسکے اوپر

بلکہ لازم تھا تجھے مجھکو کہے — یا ادا قرض اسکا دیجئے

اور کرے اسکو نصیحت یوں مگر — قرض خواہی میں یوں سختی نکر

تب کہا فاروق ای شاہِ دین — زاہدا اسکے صبر کی طاقت نہین

حکم ہو تو میں ادا کرتا ہوں قرض — شہ دین نے کہا انکی سنکے عرض

جا ادا کر اسکا حق ای باصواب — بیس صاع خرما دے زاہد از حساب

تو جو سختی سے کیا ہی اسی بات — یعنیہ بدلا اسکا ہووای نیکذات

جب سنا مین شاہ سے اسباب کو — دین باطل سے اٹھایا ہاتھ کو

شاہ پر ایمان تبھی لایا ہوں میں
دولت جاوید کو پایا ہوں میں

روایت

بوہریرہ نے کہا ای دل فروز
شاہ کے ہمراہ تھے ہم ایک روز

راہ میں آ ایک جنگلی بے تمیز
شاہ کی چادر کو کھینچا ای عزیز

گردن اشرف ہوئی سرور کی لال
تب کہا اسکو رسول ذوالجلال

کیا غرض رکھتا ہی تو کہہ ای جوان
تب کہا وہ ای امام انس و جان

مجھے دو لوا اونٹوں پہ میرے کچھ اناج
بھرکے دلوا لادکر ہی احتیاج

کیونکہ جو ہی مال ای شاہ ہدا
پاس تیرے ہی وہ سب مال خدا

وہ نہیں کچھ مال تیرا جو مجھکو دے
مسکرانا شاہ یوں بولا اسے

سچ کہا تو یہہ نہیں میرا ہی مال
بالیقین یہہ سب ہی مال ذوالجلال

پر جو کھینچا تو نے مجھے حق ہی مرا
اسکا بدلا میں تیرے سے لیونگا

وہ لگا کہنے کر ای شاہ خیار
میں نہ دونگا اسکا بدلہ زینہار

شاہ ہنستا تھا بہت فرحت سے تب
گذری یک ساعت اسی حالت سے تب

تب بلا ایک شخص کو بولا حضور
یک شتر پر جو بھی دوسرے پر کھجور

بوجھ بوجہ لادکر دے اسکو تیں
لے گیا خوش ہوکے وہ صحرا نشین

روایت

یوں روایت آئی ہی ای مہرباں
کر لکھا تاریخ طبرانی میاں

یک سفر میں شاہ دین نے کہا
ذبح کر بکرے کو یک بھونو انا

عرض یاروں نے کیے جن شہ سے تب
کر ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب

یک صحابی نے کہا ای نیک نام ذبح کرنا اسکو اب میری کام
دوسرا بولا کہ مین چھیلتا ہون پوست تیسرا بولا کاتتا ہون اسکا گوشت
اور پکاتا ہون کہا چوتھا اُسے یونہی سارے خدمتان حصہ کیے
کام مین تھے سب صحابہ یک دگر اٹھ چلا وھان سے رسول بحر و بر
جمع کر کچھ لکڑیان لایا ہی تب دیکھ یارون نے کئے ہین عرض سب
ہم ہی سب خدام کرتے تھے یہ کام کیون کیا تکلیف ای شاہ انام
انکو فرمایا ہی تب شاہ ہدا اپنے بندے سے رکھے مکروہ خدا
بیٹھے جو ممتاز ہو یارون بھتر نا شریک ہو انکے کامون کے اندر

روایت

اور وہ یون پادشاہ انبیا آپنے یارون کو فرماتا اتھا
مت کرو توصیف مین میرے غلو جُون نصارا حق مین عیسی کے غلو
کر الوہیت تلک پہنچائے ہین مت کرو مجھکو بھی تم ایسا کہین
نعت میری اسقدر بس ہی بقول کہ ہی بندہ حق کا اور اُسکا رسول
بندگی کا یہہ شرف بس ہی مجھے بس ہی اب یہہ درجۂ اقدس مجھے

روایت

اور مروی ہی کہ شاہ سرفراز پانون مجلس مین نکرتا تھا دراز
اسکے اہل بیت یا اصحاب سے گر اُسے کوئی یا رسول اللہ کہے
تو اُسے لبیک سے دیتا جواب اُس سے ہوتا ملتفت عالیجناب
یون نہ اتھا یارون مین مل وہ شاہ دین اجنبی پہچان ہی سکتا نہین

بھی نہتی تھا لین و بالین اسکو خاص
صدر و مسند سے نہتا و نا اختصاص

ایکدن یاران کیے ہین التماس
کہ تو بیٹھے اسطرح ای شاہ ناس

کہ تجھے پہچان لیوین اجنبی
پس ہوا یہ عرض مقبول نبی

تب صحابہ نے بنائے جلد تر
ایک مٹی کا چبترہ ای پسر

بیٹھتا اسپہ وہ بدر ہدی
گرد سب یاران بنجوم اہتدا

روایت

ہمہ روایت عائشہ سے آئی ہی
کہ جو بی بی اسطرح فرمائی ہی

کہ نہین تھا فحش گو شاہ ہدا
قصد یا بے قصد بھی ای با وفا

اور بازار و نہین شاہ با وقار
شور بھی کرتا نہین تھا زینہار

اور برائی کا قصاص ای باصفا
وہ برائی سے نہین لیتا اتھا

لیک کرتا تھا معاف و درگذر
اسسے جو کرتا برائی اور شر

اور وہ کہتی ہی کہ شاہ مرسلین
ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہین

ہان کیا ہی راہ مولا مین جہاد
حکم جب اسکو دیا رب العباد

لیک کوئی خادم و بی بی کتئین
وہ کسی کو بھی مارا نہین مارا نہین

روایت

بولتا ہی یون انس ای اہل جود
ایک عورت زشت از قوم یہود

زہر قاتل ڈالکر بکری کے بہا
شاہ کے نزدیک لائی سر ز دغا

تحفہ دیا شہ کو خبر سبات سے
پس صحابہ نے پکڑ لائے اسے

اسسے شہ پوچھا ہی جب اسکا سبب
وہ کہی تب عرض ای شاہ عرب

مارنا چاہی تھی مین تیرے تئین — تب کیا ارشاد اُسکو شاہ دین
رب مرا مجھپر نہ سونپیگا تجھے — شہ سے یاران عرض تب کرنے لگے
حکم اُسکے قتل کا دیجے آقا — یون کہا تب ہنسکین وہ ذو العطا
مین کیا تقصیر کو اُسکے معاف — تم بھی اُسکو چھوڑ دو ای سینہ صاف
اور یک ابتر یہودی بے حیا — سرور عالم اُپر جادو کیا
تب رہا بیمار کئی دن شاہ دین — پس دیا آ خبر جبریل امین
ایک تاگے کو گرہ دیکر کہین — وہ چھپا رکھا تھا مردود لعین
جب صحابہ اُسکو تین لائے نکال — اور کھولے وہ گرہ ای باکمال
شاہ کو صحت ہوئی حاصل تبھی — پر یہودی سے پیمبر نے کبھی
ڈر اُنکے سحر کا پوچھا نہین — لب پر اپنے حرف یہہ لایا نہین
ہی روایت دوسری ای باکمال — ریش اطہر کا نبی کے لیکے بال
دے گرہ جادو کے گیارہ اسکو تین — چھ مہین رکھے تھے یہودان لعین
آہ تب سالار کل انبیا — کہتے ہین بیمار چھے مہینے رہا
پس خبر اُس سے دیا سرور کو حق — اور بھیجا سورہ ناس و فلق
جاکے لا فاروق نے اُس جاہ سے — بال وہ نزدیک سرور کے رکھے
پڑھکے دو سورون کے گیارہ آیتان — کھولدے گیارہ وہ گرہ ای بھائیجان
صحت کامل ہوئی اُس شاہ کو تب — اعتراض اُس جا پہ یک آتا ہی اب
شاہ کی اُمت مین جو ہین مبتلین — انپو جادو کا اثر ہوتا نہین
کیون ہوا اُسپر اثر دیجے جواب — سُن یہ شبہے کا جواب باصواب

فائدہ یہہ ہی معتبر ای پسر — کہ نہیں ساحر پہ جادو کا اثر
سید عالم کو کفار عرب — بولتے تھے آہ جادوگر ہی سب
اسلئے ہی حکمت رب العلا — اسطرح اس امر مین کی اقتضا
کہ اثر جادو کا ہو شہ پر عیان — تا کہ نادم ہو وین یکسر کافران
کیونکہ انکے قاعدے سے ہی یقین — سحر کی تاثیر ساحر پہ نہین
شاہ جادوگر کبھو ہوتا اگر — اسپہ اس جادو کا نا ہوتا اثر
جب سنینگے ہم سے یہہ نغز جواب — ہو وینگے بیدین و یا اہل کتاب

روایت

ظلم کا بدلا وہ شاہ انبیا — ظلم سے ہرگز کبھو لیتا نہ تھا
جب تلک توڑے نہ کوئی حق حدود — یعنے جن کاموں کئین رب الودود
کر دیا ہی اپنے بندون پر حرام — کام وہ کرتا اگر کوئی زشت فام
تو بہت غصے مین آتا تھا رسول — دوسرے کامون مین نہ ہوتا تھا ملول
اور دو دنیا کے کامون مین خدا — اختیار اسکو اگر دیتا اتھا
تو وہ کرتا کار آسان اختیار — گر گنہ انمین نہو ای ہوشیار
سیرت پاکیزہ اور خلق عظیم — شاہ کے ایسے ہی تھے سب ای فہیم
جسکے ذکر پاک مین ای باصفا — تھے صحابہ تر زبان صبح و مسا

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مقدس و سیرت اقدس کا بیان

ہی روایت از امام دین حسن — کہ رسول اللہ کی سیرت اور چلن
مین نے پوچھا حیدر کرار سے — یعنے میرے پدر بزرگوار سے

ہمنشینوں بیچ اپنے مصطفی / کیوں انھا فرما کہا شیر خدا

تھا کشادہ رو بھی ہر حال مین / اور ملایم تھا بہت وہ چال مین

اور کسی سے وہ نکرتا تھا خلاف / بھی قصور مین انکی کرتا تھا معاف

جلد کرتا تھا شفقت ان پہ سب / کچھ نتھا بد خلق وہ شاہ عرب

بھی نتھا وہ فحش گو اور سخت گو / اور چلاتا نتھا وہ پاک خو

عیب جوئی اور بخیلی ای سعید / اسکی درگہ سے ہمیشہ تھی بعید

خاطر اشرف کی اسکے ناپسند / کام کوئی کرتا اگر ای ارجمند

تو وہین اغماض کرتا شاہ دین / گر گنہ کا کام وہ نا ہو یقین

اور نکرتا بے امید و بے نصیب / اپنی بخشش سے کسیکو ای حبیب

دور تین رکھتا تھا اپنی ذاتکو / بالضرور ہر دم یہہ تین آفات سے

بیجے ناحق کسی سے نین لڑتا تھا وہ / اور تکبر کسی نہین کرتا تھا وہ

اور عبث جو کام ہو بے منفعت / وہ نہین کرتا تھا عالی مرتبت

خلق کو چھوڑا تھا وہ تین چیز / ہین یہی وہ تین چیزان ای عزیز

وہ مذمت کسی کی نین کرتا تھا جب / عیب کسکا نین پکڑتا ای سیاب

بھی کسیکی عیب کی تلاش او / کچھ نہین کرتا اتھا ای نیکخو

ایسی کرتا بات وہ عالیجناب / جس سے ہو عقبی مین امید ثواب

بات جب کرتا تھا خیر الانام / حال یہہ ہوتا تھا یارون کا تمام

سر پہ گویا انکے بیٹھے ہین طیور / نا ہلاوین سر کو ساکت ہو ضرور

اور جب خاموش ہو خیر البشر / بات وہ کرتے تھے تب یا کید گر

اور صحابی بات کرتا ایک جب — سب صحابہ اسکو سنتے با ادب

بے ادب ہو شاہ دین کے روبرو — بحث کوئی کرتے نہ تھے ہرگز کبھو

اور وے جس بات سے کرتے عجب — شاہ بھی کرتا اتھا اُس سے عجب

مسکرانے اور وہ جس بات سے ہنسے — مسکراتا شاہ بھی اس بات سے

کوئی مسافر شاہ سے کوی بات پر — سختیاں کرنے لگے بے ڈھب اگر

صبر فرماتا تھا اُس پر شاہ دین — کیونکہ حاجت مند سب معذور ہین

جب صحابہ بے تکلف شاہ سے — آپ سائل پوچھ نہین سکتے اچھے

تا مسافر سے کراتے تھے سوال — خوب تا معلوم ہو مسلون کا حال

اور فرماتا اتھا اصحاب سے — اہل حاجت کو کہین گر پاؤ گے

ذکرو حاجت روائی مین مدد — تا کرے تم پر مدد ربِ صمد

مدح کرتا شہ کی کوی سچی اگر — شہ کی وہ مقبول ہوتی ای بسر

ور اگر کوئی خوشامد کے لئے — حد سے بڑہتا تو نہ سنتا تھا اسے

ور اگر کوی شاہ سے کرتا تھا بات — قطع نہین کرتا اُسے وہ پاک ذات

ان اگر وہ بات ہو وحق سے دور — کاٹ دیتا تھا اُسے وہ بالضرور

یا کہ اسکو منع فرماتا اتھا — یا کہ خود اٹھکر چلا جاتا اتھا

اسکے سب ایسے ہی تھے اطوار پاک — تھی فصاحت مین بھری گفتار پاک

یون لکھون اسکی فصاحت کا بیان — ہین جہان عاجز فصیحان جہان

تھی فصاحت مین اسے شان جلیل — افصح الفصحا وہی تھا بے عدیل

اور خوش تقریر تھا شاہ ہدی — ذائقہ تھا اسکے باتون مین بڑا

اور کلام پاک مین تھا اختصار / پر نہ تھا بحر معانی کو کنار

اور سلیس تھا کلام با صفا / اور وقفہ اسمین یک ایسا اٹھا

سامعین الفاظ کو رکھتے تھے یاد / اور بلاغت اسمین تھی حد سے زیاد

تھا کشادہ رو بہت شاہ جہان / اور ہنس مکھ تھا ہمیشہ ای میان

مسکرانا بھی اتھا اسکا ہنسا / اسکے ہنسنے مین کبھو قہقہہ نتھا

ہان مگر رہتا تھا مغموم و ملول / جبکہ ہو قرآن اشرف کا نزول

اور کرے جبوقت ذکر آخرت / اور پڑھے جب خطبہ ای با عافیت

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی حیای شریف کا بیان

اسقدر رکھتا حیا وہ شاہ دین / منھہ کسیکا گھور کر دیکھا نہین

پاکدامن تھا بیان تک مصطفی / بی بیان اپنی کنیزین تک سوا

کوی عورت کو چھیا نہین ہی کبھو / ذکر بد لب پر لیا نہین ہی کبھو

عایشہ کہتی ہی شاہ انبیا / بیعت عورات جب لیتا اتھا

ہاتھ مین انکے نہ دیتا اپنا ہاتھ / عہد لیتا تھا فقط ای نیکذات

ہی قسم حق کی کبھو وہ نامدار / اجنبی زن کو چھیا نہین زینہار

اور خوش طبعی بھی وہ شاہ انام / گاہ گہ کرتا تھا وہ عالی مقام

لیک رکھتا تھا خداوند قدیر / اسکی خوش طبعی مین برکات کثیر

نقل ہی یکبار زینب ای امین / ام سلمہ کی جو بیٹی تھی یقین

جو ربیبہ تھی رسول اللہ کی / سرور عالم نبی اللہ کی

غسل تب کرتا تھا وہ عالیجناب / منھہ پہ زینب کے وہین چھینکا آب

اسکی برکت سے تبھی ای باصفا ۔ اسکا چہرہ بہت نورانی ہوا
پھر نہ متغیر ہوا وہ زینہار ۔ تاکہ وہ بوڑھی ہوئی ای باوقار
تھا جوانی کا وہی رونق بجال ۔ کچھ نہیں پایا کمی حسن و جمال
اور صحابی صغیر ابن ربیع ۔ نام ہے محمود جسکا ای رفیع
پنج سالہ تھی مبارک اسکی سن ۔ شہ اسکے گھر کو آیا ایکدن
تھا کنو ایک اسکے گھر ای باصواب ۔ تھا وہاں یک ڈول کچھ تھا اسمیں آب
شاہ نے تب اسسے کچھ پانی پیا ۔ اور پانی منھ میں جو باقی رہا
شاہ خوش طبعی سے وہ پانی کو تب ۔ چہرہ محمود پر ڈارا ہے سب
پس یقین اسکی برکت سے ترت ۔ حافظہ اسکو ہوا حاصل بہت
حافظے کا اسکے شہرہ تھا بڑا ۔ قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا
اس سبب سے ہی اسے ای اہل دین ۔ ہیں صحابہ میں گنے اہل یقین
اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے ۔ جو بخاری میں یقین مذکور ہے

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی شفقت کا بیان

کیا کروں اسکی شفقت کا بیان ۔ رحمت و لطف و عنایت کا بیان
جسکی قران میں گواہی حق دیا ۔ رحمت للعالمین اسکو کہا
آہ کفار قریش بے وفا ۔ جب کئے اسپر بہت ظلم و جفا
یک فرشتہ غیب سے آیا شتاب ۔ اور یوں کرنے لگا عرض جناب
یا نبی گر حکم ہو اب جاؤں لگا ۔ دو پہاڑان لا ابھی ٹکراؤں لگا
جسکو کہتے ہیں عرب میں اخشبین ۔ اسسے ہوونگے تبہ سب اہل شین

شاہ فرمایا اسے یہہ خوب نہین | انکی بربادی مجھے مطلوب نہین
شاید انکی نسل مین کوئی بشر | دولت ایمان سے ہووے بہرہ ور
بھی پھرا جو وقت طایف سے رسول | ہو بہت کفار سے وھان کے ملول
یک فرشتہ آگے تب اثناے راہ | کرنے کو کفار کو خوار و تباہ
یونہی کرنے کو لگا عرض جناب | شاہ تب ایسا دیا اسکا جواب
حق مجھے بھیجا ہی رحمت کے لئے | مین خلایق کی ہلاکت کے لئے
اور بچون کو صحابہ کے سدا | پیار کرتا تھا بہت شاہ ہدی
خاص کر حسنین کو ای بانیاز | دوش اشرف پر بٹھاتا در نماز
بھی امامہ کو وہ بٹھلاتا اتھا | جو نواسی شاہ کی تھی باصفا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت شریف کا بیان

کیا سخاوت کا کرون شہ کے بیان | ہین یہان عاجز مری کلک و زبان
حق اسے گر مال کچھ دیتا کبھی | صرف کر دیتا تھا اسکو وہ تبھی
اور اگر کچھ بچکے رہتا اسسے مال | اور شب آتی تھی تب ای باکمال
تو کسی محتاج کو دیتا بلا | تب تلک گھر کو نہ آتا مصطفی
اسطرح جابر نے کہتا ہی یقین | کہ رسول اللہ کسی سایل کنتین
حرف لا لایا نہین ہی بر زبان | جو کہ وہ مانگا سو دیتا تھا عیان
ہی روایت نزد سالار خیار | لوٹ کا کچھ مال آیا ایکبار
آہ اس شب نین کیا زنہار خواب | آخر شب مین وے بیبیون کو شتاب
کر دیا تقسیم سب سرور اسے | لیک چھے دینار باقی رہگئے

مستحق کو ایک بلوا کر دیا — جابہت آرام سے بس سو رہا
صبح فرمانے لگا ای با خبر — اسکو مین نا دیکھے مرجاتا اگر
حال کیا ہوتا تھا میرا آہ تب — آہ تھا سرور کو کیا خوف رب
ہی روایت ایکدن ای باوفا — آئے پاس اسکے درم نوے ہزار
شاہ ان سیون کو رکھکر بستر — کر دیا تقسیم تب ہی ای خبیر
یہان تلک باقی نہ یک درہم رہا — آکے ایسے مین کوئی سایل ہوا
شہ کیا ارشاد اسکو ای پسر — ہوگیا اب صرف سارا مال و زر
گر ضرورت ہووے لاحق کچھ تجھے — جاکے تو بازار مین اب قرض لے
جب مجھے کچھ بھیجدیوگا خدا — قرض وہ تیرا کرونگا مین ادا
تب عمر کہنے لگا ای شاہ دین — دے چکا کئی بار تو اسکو یقین
اب نہین جو چیز قدرت مین ترے — نین دیا تکلیف حق اسکی تجھے
عرض سرور کو نہ یہہ آئی پسند — تب کہا انصار سے یک ارجمند
یا رسول اللہ بہ خوبی خرچ کر — اور کمی کا کر نکچھ خوف و خطر
عرش کا مالک جو ہی پروردگار — دیوگیا تجھکو بہت ای شہریار
جب سنا اس بات کو شاہ جہان — مسکرانے کو لگا ہو شادمان
اسکے چہرے سے علامات سرور — ہوگئے ظاہر کرامات سرور
بس وہ فرماتے انصاری کہین — کہ اسیکا حکم ہی مجھکو یقین

روایت

اور ربیع بیٹی معوذ کی یقین — اسطرح لائی روایت ای امین

کہ رسول رب عالم کے حضور | لیگئے ہین یک طبق تازے کھجور
اپنی مٹھی بھر کے شاہ انبیا | زیور و سہنا تبھی مجھکو دیا

روایت

ہی روایت یون انس سے ای فتا | جزیہ جب آیا اتھا بحرین کا
یون کیا تب حکم خیر المرسلین | گوشۂ مسجد ہین ڈالو اسکتین
اور اتنا نقد و زر مال و فور | ہین بھیجوا آیا اتھا شہ کے حضور
جبکہ آیا مصطفی بہر نماز | اسکو دیکھا ہی نہین ای سرفراز
جب نماز وقت سے فارغ ہوا | مال و زر ہر شخص کو دینے لگا
حضرت عباس اس سرور کا عم | یون کیا تب عرض ای شاہ امم
بدر ہین قیدی ہوا تھا جبکہ ہین | اور بھتیجا بھی مرا ای شاہ دین
سو چھڑانے ہین لگا مبلغ کثیر | ہوگیا ہین تب سے مفلس اور فقیر
پس بہت سی مجھے کیجے عطا | اسکو فرمایا ہی تب خیر الوری
جتنی طاقت ہی اٹھانیکی تجھے | اسقدر اس مال سے اب لیجئے
پس بچھا چادر وہ اپنی نامور | بہت سا باندھا ہی اسمین مال و زر
جب اسے چاہا اٹھانے نین سکا | عرض پھر یون شاہ عالم سے کیا
یا نبی اسکو اٹھانے کے لئے | اور کسیکو حکم اب فرمائے
شاہ فرمایا نہین تو ہی لجا | تب وہ بستہ کھول کر کچھ کم کیا
لے گیا اسکو اٹھا کاندھی اوپر | گھر مین پھنچا پھر کے آیا جلد تر
عرض کر ویسا ہی دوسر بار بھی | لے گیا ہی بلکہ تیسر بار بھی

اور دسرون کو بھی سالار بشر — یہان تنگ بخشا ہی اُسنے مال و زر
کہ رسول اللہ جب وہان سے اٹھا — ایک درہم بھی نہین باقی رہا
ہی روایت لاکھ درہم تھے وسے — صرف اُسنے ہی کیا شاہ عرب
الغرض اس شاہ کی جود و سخا — جان اس درجے کو پہنچی تھی بجا
منع فرمایا بہت دینے سے حق — دے اُسے اوسط کے درجے کا سبق
ہی روایت ایکدن سرور کے پاس — ایک لڑکے نے کیا آ التماس
مان میری کی عرض ای شاہ زمن — پہرنے مجھکو نہین ہی پیرہن
کیجئے یک پیرہن مجھکو عطا — شاہ بولا بعد یک ساعت کے آ
پس گیا اور جلد آیا ہی بھی — پھر کہا مان عرض کرتی ہی ابھی
پیرہن جو ہی تن اطہر پر اب — دیجئے مجھکو وہی ای نور رب
جاویہین گھر مین رسول ذوالجلال — پیرہن اپنا دیا اُسکو نکال
تن برہنہ گھر ہی بیٹھا رسول — منتظر تھے بھار سب یاران طول
تنگ دل ہوکر گئے آخر کو سب — آئہ اشرف ہوئی نازل یہ تب

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

یعنے فرمایا ہی حق ای مصطفی — اسقدر مت کر فراخی باصفا
جس سے بیٹھے گھر مین تو ہو بے لباس — اور صحابہ جاوین تیرے ہو اداس
استفادہ دین کا اُنسے کہین — ہو تری خدمت سے موقوف ای امین

روایت

ہی بخاری مین روایت ای اخی — کہ کوئی بی بی بدرگاہ نبی

ایک چادر سیکے بہتر ای ہمام | کی روانہ اور یہہ بھیجی پیام
یا رسول اللہ یہہ چادر مین سی | ہی خوشی میری کہ اوڑھین آپ ہی
عرض کو اسکے قبولا شاہ دین | حاجت چادر بھی تھی اسکے تئین
پس وہ چادر اوڑھکر بیٹھا تھا | کوئی اگر عرض ایسے مین کیا
چادر اشرف یہہ کیا بہتر ہی اب | حاشیہ اسپر یہہ کیا خوش ہی عجب
یا نبی چادر یہہ مجھکو دیجئے | شہ بہت خوش ہوکے دے ڈالا اسے
جب اٹھا مجلس سے سالار انام | تب وہین سایل کو اصحاب کرام
یون لگے کرنے ملامت پر ملال | کہ بہت بیجا کیا تو یہہ سوال
کہ رسول اللہ بشوق و احتیاج | چادر اشرف کو یہہ اوڑھا تھا آج
مانگنا تیرا ہوا بس ناصواب | اسطرح سایل دیا انکو جواب
اوڑھنے اپنے نہ مانگا اسکو ہین | بلکہ میرے کفن کو مانگا یقین
جب یہہ چادر شاہ کی محبوب تھی | اسکی بس مقبول اور مرغوب تھی
اسکی برکت سے نہو مجھکو عذاب | اس لئے ہین شاہ سے مانگا شتاب

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی شجاعت اور جوانمردیکا بیان

تھی شجاعت مین شہ اہل ہدا | تھا مقرر اشجع خلق خدا
بولتا ہی مرتضی با عز و قدر | کہ مین دیکھا شہ کو روز جنگ بدر
سب سے تھا نزدیک دشمن کے وہی | غازیان لیتے پنہ اسکی سبھی
بھی روایت ہی کہ کم گو تھا رسول | جنگ کا پر حکم جب کرتا قبول
باندھتا دامن کمر پر کر نہ دیر | سب سے بھی زاید وہی رہتا دلیر

بولا عمران بن حصین ای دین پناہ ‏ — کہ مقابل جبکہ ہو دشمن سے شاہ
تو چلاتا ہم سے اول تیغ جنگ ‏ — سخت تر حملہ تھا اُسکا بیدرنگ

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے تہجد کی نماز کا بیان

سرور عالم تہجد کی نماز ‏ — نصف شب کے بعد پڑھتا تھا دراز
یہانتک کرتا تھا وہ طول قیام ‏ — سوجتے تھے پاے اشرف الکلام
ہی مغیرہ سے روایت ای پسر ‏ — کہ صحابہ عرض کرتے آن کر
آہ اتنا رنج ای شاہ ہدی ‏ — کس لئے اپنے پہ رکھتا ہی روا
حق تعالی آپ کی تو شان مین ‏ — اسطرح فرما دیا قرآن مین

قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ

یعنے بخشا ہی تجھے ربّ غفور ‏ — اول و آخر کے بیشک سب قصور
شاہ فرماتا جو نعمت حق دیا ‏ — کیا نہ اُسکا شکر مین لاؤن بجا
بولتی ہی عائشہ ای بانیاز ‏ — کہ رسول اللہ یک شب در نماز
جبکہ اِس آیت کو پہنچا باصفا ‏ — اسکی ہی تکرار کرنے کو لگا
آہ پڑھتا تھا اُسکو بار بار ‏ — درد اُمت سے اُٹھا نت زار زار

اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

یعنے گر تو دیویگا انکو عذاب ‏ — وے تو ہین بندے ترے بے ارتیاب
اور اگر بخشے تو انکو ای رحیم ‏ — پس تو غالب ہی عزیز اور حکیم
آہ اس امت کا اتنا درد تھا ‏ — حق کرے اُمت کو اُسپر نت فدا
عائشہ کہتی ہی یون ای دین پناہ ‏ — چار رکعت چاشت کے پڑھتا تھا شاہ

اور کبھی پڑھتا اتھا چھے رکعتان　　یہہ روایت مین انس کی ہی بچھان

اور بروز فتح مکہ ای امین　　آٹ رکعت بھی پڑھای شاہ دین

آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے صیام نافلہ کا بیان

عایشہ کہتی ہی شاہ انبیا　　نافلہ روزے بہت رکھتا اتھا

بالتواتر متصل شعبان مین　　سب مہینا بلکہ شوقِ جان سین

اور اکثر وہ امام نامدار　　پیر و پنجشنبہ کو رہتا روزہ دار

بو ہریرہ بولتا ہی ای امین　　کر کیا ارشاد مجھکو شاہ دین

پیر و پنجشنبے کو سب اعمال ناس　　عرض کرتے ہین ملایک رب کے پاس

عرض ہوں میرے عمل جب نزد رب　　دوست رکھتا ہون کہ صایم ہوون سب

اور کسی مہینے مین شہ ای دلفروز　　صوم رکھتا تھا یقین یہہ تین روز

یعنے روز شنبہ اور اتوار پیر　　اور کسی مہینے مین یہ تین ای خبیر

یعنے سہ شنبہ ہی اول ای بسیر　　چارشنبہ پنجشنبہ ہی دگر

اور کبھو رکھتا تھا روزہ جمعہ کو　　بیض کے ایام مین رکھتا کبھو

اور ذالحجہ کی ہشتم اور نہم　　اور محرم کے مہینے کی دہم

قرآن مجید کی تلاوت و سماعت کے وقت حضرت کے گریہ و رقت کا بیان

شہ بہت روتا اتھا ای بانیاز　　جب پڑھے قرآن اشرف در نماز

اسطرح شخیر کہتا ہی یقین　　آیا مین یکروز نزد شاہ دین

شاہ تھا اسوقت مشغول نماز　　اسقدر گریان تھا با سوز و گداز

دیگ کو جسطرح آتا ہی جوش　　سینۂ اشرف سے تھا ویسا خروش

روایت

ابن مسعود اسطرح لایا خبر ۔ کہ کہا یکدن مجھے خیر البشر

پڑھ تو کچھ آیات قرآنی ضرور ۔ کہ مجھے شوق سماعت ہی وفور

مین کیا تب عرض ای حق کے رسول ۔ حق کیا قرآن تجھ پر ہی نزول

آیا مین تجھ پڑھون قرآن اب ۔ روبرو تیرے ہو کیون امکان اب

شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے ۔ کہ مین چہتا ہون سنون اب غیر سے

پس کیا آغاز مین سورہ نسا ۔ کھینچا اس آیت کو جب ای باصفا

وجئنا بك على هولاء شهيدا

آہ یہہ سنتے ہی شاہ باوقار ۔ ہو گیا ہی بیقرار و اشکبار

اسقدر رویا ہی شاہ انس و جان ۔ کہ نہین باقی رہا تاب و توان

یون کہا ابن عمر عالی وقار ۔ کہ لگا سورج کو گہن جب ایکبار

شاہ دیکھ اسکو لگا پڑہنے نماز ۔ اور قیام ایسا کیا اسمین دراز

لوگ سمجھے نا کریگا اب رکوع ۔ اور رکوع اندر کیا ایسا خشوع

کہ نتھا لوگون کو قومے کا گمان ۔ اور تھا قومے مین سجدیکا گمان

اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی طویل ۔ اور لگا رونے بہت شاہ جلیل

اسکی پس تکرار کرنے کو لگا ۔ خوف حق سے آہ بھرنے کو لگا

رب الم تعدنی ان لا تعذبهم وانا فيهم وهم

يستغفرون ونحن نستغفرك

حضرت علیہ الصلوة والسلام کے تواضع کا بیان

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تواضع کا بیان

کوئی دنیا کی مصیبت کے اوپر — وہ نہوتا تھا پراساں ای پسر
اور مسکینوں میں رہتا شاہ دین — اور دعا کرتا ز رب العالمین
کر جلا مسکین مجھے مسکین بار — اور بسا کین میں اٹھا ای کردگار
اور غلام و باندیوں پر اپنے او — کھانے کپڑے میں نتھا فائق کبھو
اور کسی مسکین کو نہ گنتا حقیر — اسکی غربت کے سبب وہ ای خبیر
بادشاہوں سے نہ کچھ رکھتا ہراس — انکے دولت کے سبب وہ شاہ ناس
شاہ و مفلس کو شہ ہر دو جہان — تھا بلاتا حق کے جانب ایک سان
اور اہل علم و اہل فضل کی — وہ بہت تکریم کرتا ای زکی
حق خویشاں یوں ادا کرتا تھا او — کہ سرس ادنی کو اعلی کو نہ ہو
عذر خواہ کی معذرت کرتا قبول — پھر کے ہرگز اس سے نہیں رہتا ملول
دعوت آزاد اور باندی غلام — شاہ کرتا تھا قبول ای نیکنام
اور ہدیہ انکا کرتا تھا قبول — اور کرتا بدلہ بہتر رسول

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادات شریف کا بیان

عادت اشرف یہ تھی شہ کی دوام — آپ ہر یک کو کرے اول سلام
اور صحابہ اس سے جب ملتے اتھے — تو مصافحہ پہلے کرتا تھا اپے
اور آتا تھا کوئی جب شاہ پاس — واسطے کچھ کام کے ای حق شناس
شاہ متوجہ بہت اسکی طرف — وہ گیے تک آپ رہتا باشرف
اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ — کھینچتا اسکو نتھا وہ پاک ذات

آتا کوئی اسکے پاس گر ای سرفراز ❊ شاہ درحالیکہ رہتا مد نماز
بیٹھتا مجلس میں جا گہہ ہو جہاں ❊ اور پکڑتا پاؤں بھی لانبے وہاں
اور اکثر بیٹھتا تھا شاہ دین ❊ منہہ طرف قبلے کے کر کر ای امین
اور حضور شاہ میں آتا جو ❊ تو بہت تکریم کرتا اسکی او
یہاں تلک وہ اپنی چادر کو بچھا ❊ اسپہ اسکو شاہ بیٹھلاتا تھا
گرچہ اسکے تئیں نہ ہو باشاہ بیچ ❊ کچھ قرابت یا رضاعت ای امیں
تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسول ❊ پر بچھہ ہو بلکہ کرواتا قبول
جانتا ہر شخص ایسا ای میاں ❊ شاہ مجھپر ہی زیادہ مہرباں
تھا یہاں تک نرم دل شاہ ہدی ❊ وصف قرآں میں کیا جسکی خدا

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

یعنے ہی رحمت خدا کی لا کلام ❊ نرم دل ہی تو جو آنبیں صبح و شام
سخت دل ہوتا کبھو گر اسے تو ❊ دوڑ چلے جاتے ترے نزدیک سو
اور بلاتا اپنے یاروں کو تمام ❊ انکی کنیت سے تا ہو شاد کام
سب خلایق کے بہ نسبت مصطفی ❊ جلد خوش اور دیر سے ہوتا خفا
اسکی مجلس میں نہ تھا شور و پکار ❊ سب کے سب رہتے بہ آداب و وقار
جب اٹھے مجلس سے یہہ پڑتا دعا ❊ بولا کی تعلیم روح باصفا

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك

سرور عالم بہت ای باصفا ❊ اپنے وعدے کو کرتا تھا وفا
اس طرح مروی ہی عبد اللہ سے ❊ کہ شہ عالم رسول اللہ سے

قبل بعثت میں خریدا ایک چیز / ہو ل کچھ باقی تھا اسکا العزیز

بس کہا میں عرض ای شاہ عرب / ٹھہرئیے بس جا ہی لاتا ہوں اب

کرکے یہہ اقرار آیا جب کہ گھر / آہ یہہ وعدے کو بھولا بیخبر

تین دن کے بعد آیا یاد جب / پس وہیں دوڑا اگر کچھ دیر تب

دیکھتا کیا ہوں کہ وہ سالار دین / ہیں ابھی تشریف رکھا ہی وہیں

دیکھ کر مجھ کو یہہ فرمایا ہی پس / کہ مجھے تو رنج میں ڈالا ہی بس

تین دن سے تھا ترا ہی انتظار / میں کیا تب شرم سے عجز و انکسار

اور اسمٰعیل پیغمبر سے بھی / نقل آئی ہی مقرر ای زکی

حق نے فرمایا ہی جسکی شان میں / صادق الوعدہ یقین قرآن میں

سنت نبوی کے بلکہ تابعان / بعض ایسے ہو گئی ذی عز و شان

انسے بھی آئے ہیں اکثر در وجود / بالیقین ایسے ہی ایفائے عہود

چونکہ محبوب خدا غوث جہان / بادشاہ اولیا ستر و عیان

خضر کے وعدے پر ای باکمال / منتظر بیٹھا رہا تا ایکسال

حضرت کے صرف اوقات شبان روزی کا بیان

صرف اوقات رسول باوقار / یاد رکھ اسطرح تھے لیل و نہار

شاہ فارغ ہو نماز فجر سے / مشتغل رہتا تھا فکر و ذکر سے

اور کیا تھا حکم وہ یہہ خضر پر / کہ پڑھے اسوقت اوراد عشر

پس نماز اشراق کی پڑھ مصطفی / تا ضحی نئے طاعات لاتا بجا

یعنی گر ہو کوئی بیمار و ملول / اسکے جاتا تھا عیادت کو رسول

اور مسلمان کوی گر پاتا وفات / اسکے جاتا تھا جنازے کے سنگات

اور اعانت اہل حاجت کی بعین / جلد کرتا تھا روا سالار دین

طالبوں کو علم سکھلاتا تھا / اور مسایل انکو بتلاتا تھا

اور ارشاد و سلوک راہ حق / اہل استرشاد کو دیتا سبق

اور فتوے اہل استفتا کیتین / جلد دیتا تھا امام المرسلین

اور صلاح مومنوں خواہ نخواہ / جلد کرواتا تھا وہ دین پناہ

اور تدبیر مہمات جہاد / اور جدل با کافران بد نہاد

ایسے ہی کاموں کا رہتا اشتغال / تا ضحی اس شاہ کو ای با کمال

پڑھ ضحی پس شاہ در دولت سرا / آپنے تشریف فرماتا تھا

اور کرتا تھا تفقد شاہ دین / سب عیال و اہل پر اپنے یقین

یہہ بھی ہی یک قسم کی طاعتین / کام یہہ خالی عبادت سے نہین

پس تناول کر طعام ما حضر / بعد کچھ آرام پاتا ای پسر

بعد ازان ڈھلتے ہی سے آفتاب / جلد تر اٹھتا شہ عالی جناب

پس وضو یا غسل کر ای باکمال / نفل تب پڑھتا تھا فی الزوال

چار رکعت اسکے ہین با یک سلام / ہی بہت اسکی فضیلت ای ہمام

بعد ازان جب ظہر کی ہوتی اذان / جلد تب مسجد کو آتا ای میان

فرض و سنت ظہر کی پس کر ادا / عصر تک وہ پادشاہ انبیا

دعوت و ارشاد اور تعلیم مین / دین کی تائید اور تکریم مین

بہت رکھتا تھا مقرر اہتمام / عصر تک اس شغل مین رہتا مدام

اور نماز عصر کرتے ہی ادا
رو بقبلہ بیٹھکر شاہ ہدا

پھر کے ذکر و فکر مین مشغول ہو
شام تک رہتا اتھا ای پاک خو

فرض و سنت کرکے مغرب کی ادا
بیس رکعت نفل تب پڑھتا اتھا

بعد ازان تشریف فرما تا وہین
آپنے دولت سرامین شاہ دین

بعد مہمانون کو بلواتا اتھا
اور کھانا انکو کھلواتا اتھا

مال سے دنیاکے گر کوی ایک چیز
خانۂ اشرف مین ہوتی ای عزیز

جلد دیتا مستحقون کو اسے
ایک شب تا اسکے گھر مین نا رہے

پس تناول آپ فرماتا اتھا
شئے یا مہمان کے کھاتا اتھا

جانور جو خاص تھے ای باکمال
بعد ازان دریافت کرتا انکا حال

نا رہے نا بھوکے پیاسے کہین
گھانس دانا انکو دلکو یقین

کر وضو بعد از امام انبیا
مسجد اشرف کو ہو رونق فزا

پس عشا پڑھتا اتھا ای باخبر
وترکو رکھتا اتھا باقی مگر

خوابگاہ پاک مین جا بعد ازان
نفل پڑھتا چار رکعت ای میان

بعد ازان پڑھتا تھا تسبیحات وہ
اور تکبیرات و تحمیدات وہ

بعد کئی سورے ز قرآن کریم
شاہ کرتا تھا تلاوت ای ندیم

ہی انہین سورونکے ای اہل صفا
سورۂ اسری زمر ہی دوسرا

حشر و جمعہ سورۂ تغابن اور حدید
سورۂ صف اور اعلی ای رشید

قل ہو اللہ فاتحہ ناس و فلق
اور پڑھتا ملک وہ مقبول حق

روایت

اپنے گھر مین بھی کبھونان وطعام	نین کیا خواہش نہ مانگا لاکا
جو رکھے خدمتین اسکے لایقین	نوش فرماتا وہی سالا

روایت

بوہریرہ بولتا ہی مصطفی	اور اسکے اہل بیت با صفا
پیٹ بھر کر تین دن کھایا نہین	بالتواتر تا وفات شاہ دین

روایت

بھی روایت عایشہ سے ہی دوم	کر جیئے ملک اپنے وہ شاہ امم
ایکدن بین دو طرح کی کوی غذا	بافراغت وہ تناول نین کیا
کھاوے گر خرما تو نانِ جو نہین	نانِ جو کھاوے تو نین خرمے کدین

روایت

یون کہا ابن بشر ای باادب	دل جو مانگا سو تمھین کھاتے ہو اب
مین کر دیکھا ہون رسول اللہ کو	سید عالم حبیب اللہ کو
پیٹ بھر کھانے کتین ردی کھجور	وہ کبھو پایا نہین ای باشعور

روایت

عایشہ کہتی ہی پیغمبر کے گھر	ایک یک مہینے ملک شام وسحر
بالیقین چولا سلگتا ہی نتھا	آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا

روایت

اختیاری تھا یہہ زہد و فقر سب	اضطراری وہ نتھا ای باادب
بوامامہ بولتا ہی ای پسر	کر کیا ارشاد یون خیر البشر

حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا پیام | یا نبی چاہے اگر تو لا کلام
مین کرکے کے پہاڑون کو سبی | جلد سونے کے بناؤنگا ابھی
مال و زر دے اسقدر تجھ کو وفور | تیرے منصب مین نہ لاؤن کچھ قصور
وہ کیا تب عرض یون ای ذو الجلال | مین نہین چہتا ہون یہہ مال و منال
ایکدن کھا ایکدن بھوکا رہون | شاکر و ذاکر سدا تیرا رہون
جب رہون بھوکا رہون ذاکر ترا | اور جب کھاؤن رہون شاکر ترا

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زہد و قناعت کا بیان

جب تلک جیتا تھا شاہ انس و جن | نان گندم بالتواتر تین دن
آہ اس دنیا مین وہ کھایا نہین | اسقدر راحت کبھو پایا نہین
زہد اور ایثار کا تھا سبب | فقر کا باعث نتھا ای با ادب

روایت

بولتا ہی یون انس ای باخبر | کہ کیا ارشاد یون خیر البشر
دین حق کرنے مین ظاہر ای میان | جسقدر مجھ کو ڈرائے کافران
نا ڈرائے جائیگا کوی اسقدر | اسقدر نا پائیگا خوف و خطر
دین مین جسطرح مین پایا ایذا | اسطرح ایذا نہ کوی پائیگا
ایسی سختی آئی مجھ پر ایکبار | تھا میرے ہمرہ بلال با وقار
ہم پہ گذرے تیس دن اور تیس شب | اسقدر کھانا ملا نہین ہمکو تب
کرکے وہ بس آوے کسی جاندار کو | ہمکو اتنا بھی ملا نہین تھا کبھو
ہان کبھی اتنا ملا ہم کو اقل | کہ بلال اسکو چھپاوے در بغل

ہان ملا ہی اسعد رای با کمال	کر چھپاوے در بغل اپنے بلال

روایت

ایک بوتے دار کپڑا شاہ پاس	ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس
پھر کر اسکو نکالا جلد تب	اور فرمایا کہ یہہ لیجاؤ اب
اسکو دے ڈالو بدت بو جہیم	مجھ کو لا دیو فلان اسکی گلیم
کیونکہ بوتے آہ مے میری نگاہ	اپنے جانب ہی لگائے خواہ مخواہ
نعل ہی تازی دوالی ایکبار	ڈالے در نعلین سالار خیار
شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال	لاوہی ڈالو پرانی ہی دوال
کہ نظر میری برا ثنا سے نماز	آہ اسپر پڑ گئی ای با نیاز
اس لئے مین اس سے دل افگار ہون	اس سے اب بیزار ہون بیزار ہون
بر سر منبر حبیب ذو الجلال	مہر اپنی ایکدن ڈالا نکال
کیونکہ ناگہ پڑ گئی اسپر نظر	پس کیا ارشاد یون ای باخبر
یک نظر اسپر نظر دوسری تمھین	ای مہیر یارو مناسب نین یقین
اور اس سرور کے خاطر ایکبار	لائے نعلین جدید ای باوقار
حق تعالی کو کیا تب ہی سجود	بھار آیا پھر کر وہ بحر جود
پہلے جو آیا نظر اسکو فقیر	اسکو دے ڈالا وہ نعل بے نظیر
بولا وہ مجھ کو پسند آئی تھی اب	مین ڈرا ناخوش کہین نا ہو و رب
اس لئے مین عجز کا سجدہ کیا	شکر بہی اب مستحق اسکا لیا
اور جناب عائشہ کو شاہد ین	یون کیا ارشاد یکدن بالیقین

کر اگر جیتی ہی تو فردائے حشر — پیئے انجھ سے ملے اُٹھ کر ز قبر
تو یہہ دنیا سے تو زاد راہ پر — کر قناعت کر قناعت سر بسر
اور اپنا پیرہن تو مت نکال — جب تلک پیوند نالا گے کمال
اور اُس بی بی کے گھر میں ایک روز — ایک پردہ تھا پڑا ای دل فروز
شاہ فرمایا کہ اس پردے اُپر — جب نظر پڑتی ہی میری سر بسر
آہ دنیا یاد آتی ہی تبھی — یہہ فلانے شخص کو دیوں ابھی
جب سنی یہہ بات ام المومنین — بھیجے اُسکے پاس وہ پردہ وہیں

روایت

اسطرح نوفل کہا ای اہل دل — عبد رحمان اور ہم یکروز مل
آئے اسکے گھر کے تین ای باصفا — عبد رحمان اپنے تب گھر میں گیا
غسل کر وہ گھر میں اپنے جلد تر — یک رکابی گوشت روٹی اسمیں بھر
ہاتھ میں لے بہار آیا ہی وہیں — اور ہمارے پاس رکھا اُسنے تئیں
یک بیک وہ درد سے رونے لگا — منہہ کو اپنے اشک سے دھونے لگا
ہم کہا ای بو محمد کس لئے — اس قدر روتا ہی تو فرما مجھے
وہ کہا جب تک شفیع المذنبین — آہ اس دنیا میں زندہ تھا یقین
وہ نہیں آرام پایا ایکدم — پیٹ بھر کھانا نہ کھایا ایکدم
اور اب ہمکو بڑی وسعت ملی — اور فراغت اور بڑی راحت ملی
اسلئے ہم جانتے ہیں بالیقین — اسمیں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں
کیونکہ خوبی اسمیں گر ہوتی برحق — تو رسول اللہ تھا سب سے مستحق

کیونکہ وہ محبوب تھا حق کا بڑا | یہہ فراغت اسکنیں دیتا خدا
جب نہیں وسعت دیا ہی اسکو رب | ہی وہی افلاس بہتر ہمکو اب

روایت

ہی روایت سعد بن وقاص سی | لجۂ تسلیم کے غواص سے
کہ خدا کے واسطے اول ہی مین | کافرون کا خون بہایا ہوں یقین
اور مین کفار پہ بہر خدا | سب سے اول تیر اندازی کیا
حضرت رب الوری کی ہی قسم | خالق ارض و سما کی ہی قسم
کافرون سے مین نے کرتا تھا جہاد | یک جماعت ساتھ ای نیکو نہاد
وہ جماعت تھی صحابہ کی تمام | تب ہمارا حال یہہ تھا ای ہمام
آہ کچھ ملتا نتھا ہمکو غذا | جھاڑ کے پتون کے یک لقمے سوا
اور کانٹے دار جھاڑون کے ثمر | جسکو کہتے ہین ببول ای خوش
آہ ہم سب کے گلے ای نیکنام | جسکے کھانے سے ہوئے زخمی تمام
کوئی ہمارے سے اگر ای باصفا | پائخانے کے لئے جاتا اتھا
تو مثال پشک و شتر گوسفند | آہ ہوتا تھا براز ای ارجمند

حضرت علیہ الصلوة والسلام کے کھانا کھانیکا بیان

سرور عالم کہتین ای باخبر | مین نقید تھا کسی کھانے اپر
حق تعالی جو اسے کرتا عطا | وہ تناول اسکو فرماتا اتھا
اور وہ کھانا تھا پسند اسکو بہت | کہہ یقین ہاتان پڑھین جسپو بہت
اور جب سفرہ بچھاتا ای میان | یہہ دعا پڑھتا تھا تب شاہ جہان

بسم اللہ اللّٰھم اجعلھا نعمۃ مشکورۃ نصل بہا نعمۃ الجنۃ

یعنی یہہ توفیق دے ہمکو ای رب
تا کرین ہم شکر اس نعمت کا اب

اور اس نعمت سے بے ریب و گمان
پہنچین ہم جنت کی نعمت کو شبان

گرم کھانا بھی نہین کھاتا تھا وہ
بے برکت اسکو فرماتا تھا وہ

روبرو سے اپنے کھاتا تھا مدام
تین انگلیون سے ہی کھاتا صبح و شام

چار انگلیون سے بھی کھایا گاہ گاہ
اور دو انگلیون سے کبھو کھایا نہ شاہ

اور فرماتا یہہ ہے شیطان کا طور
کھاؤ مت دو انگلیون سے کرکے غور

جو کی بن چھانی ہوئے آٹے کی نان
شاہ فرماتا تناول ای میان

اور لکڑی کو کبھی خرمے کے سات
اور کبھو کھایا نمک سے پاکذات

تھا پسند اسکو بہت میوون بھتر
خربزہ انگور اور خرمائے تر

خربزے کو سات خرمے کے کبھو
شکر و روٹی سات بھی کھایا کبھو

اور پشہ کو لحم دست گوسفند
اور گردن کا بھی تھا اکثر پسند

گوشت جو رہتا ہی ہاڑون پر یقین
اسکو دانتون سے چھڑاتا شاہ دین

اور کھاتا گوشت کا بھونا کباب
مرغ کا بھی گوشت کھاتا وہ جناب

اور لحم شتر و لحم گورخر
گوشت خرگوش بھی ای باخبر

کھایا ہی سرخاب اور مچھلی کا گوشت
سبزیان کو بہت رکھتا تھا دوست

گھی لگا روٹی کو کھاتا تھا کبھی
روغن زیتون سے گہ کھایا نبی

اور کبھی روٹی کو سرکے مین دبا
اور کدو اسکو بہت پیارا تھا

وہ جو عجوہ ہی مدینے کا کھجور | تھا بہت اسکو پسند ای باشعور

بولا ہی یہہ زہر و جادو کی دوا | اور برکت کی کیا اسمین دعا

اور اسکو میوہ جنت کہا | فضل اسکا ہی عرض بے انتہا

اور بکرے سے نکھاتا سات چیز | ذکر و انثین و مثانہ ای عزیز

اور غدود و خون و پتا شرمگاہ | بھی نکھایا ہی کبھو وہ دین پناہ

چیز بدبو کی نکھاتا سرفراز | جونکہ لہسن اور مولی اور پیاز

کوی کھانے پر نہ رکھتا عیب او | چھوڑ دیتا ہان نہ بھاوے اسکو جو

گر کراہت اسکو ہو کوئی چیز سے | باز دسرون کو نہ رکھتا تھا ولے

سفریان تھے شاہ کو اکثر پسند | اور شہد اور دودھ بھی ای ارجمند

چوستا تھا انگلیان بعد طعام | پوچکر باسن کو کھاتا تھا مدام

اور مبارک ہاتھ منھ دھوتا سدا | پیشتر و پس کھانے کے شاہ دوسرا

اور رکھ باسن بلندی کے اپر | بھی کبھو کھایا نہاین خیر البشر

بلکہ وہ ہاتھ یا تکیہ لگا | اور نہ پلکھت مار کر کھاتا اتھا

بلکہ وہ کھاتا تھا اکڑو بیٹھ کر | اسکی عادت تھی یہی شام و سحر

اور سیدھے ہاتھ سے کھاتا تھا وہ | دست چپ سے منع فرماتا تھا وہ

روایت مکرر

ہی روایت عائشہ سے ای پسر | کر کبھو سیر ورنہ کھایا پیٹ بھر

اپنے گھر مین بھی کبھو نان و طعام | ہاین کیا خواہش نہ مانگا لا کلام

جو رکھے خدمتمین اسکے لایقین | نوش فرماتا اتھا سالار دین

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے لباس شریف کا بیان

اور لباس شاہ کا ای بھائیان — نا بہت ارزان نہ زاید تھا گران

وہ نہ کپڑون مین کرے وسعت فزون — اکتفا کرتا تھا بر قدر ضرور

لنگ و چادر پہ ہی ای اہل وفا — اکتفا اکثر کیا ہی مصطفی

تھا پسند اسکو بہت اجلا لباس — اسکو ہی پہنا ہی اکثر شاہ پاس

اور لباس سبز بھی ای باصفا — سرور عالم کو خوش آتا تھا

سات گز کی تھی وہ دستار ہمام — باندھتا تھا جاودان خیر الانام

صرف پگڑی ہی کبھو باندھا ہی شاہ — اور ٹوپی پر بھی باندھا گاہ گاہ

جنگ مین باندھا لیکے توپ پر — چھوڑتا شملہ دونو شانے بھیتر

فتح کر مکے کو جب خطبہ پڑھا — تب سیاہ دستار کو باندھا اتھا

اور پہنا ہے قبائے پنبہ دار — غیر پنبہ دار بھی درکار زار

پیرہن اسکو بہت تھا دوستر — اور نہو میلے جو کپڑے ای پسر

طول تھا اسکا مبارک ساق تک — آستین اسکی تھی پہنچے تک تنگ

چار گز کی لنگ تھی اسکی دراز — عرض اسکا ای گز کا تھا ای بانیاز

اور چھے گز اسکے تھا چادر کا طول — عرض اسکا تین گز ای باقبول

اور دو کپڑے شاہ کے مخصوص تھے — جمعہ کے دن پہنتا تھا وہ اسے

پہنتا کپڑون کو از سیدھی طرف — کاڑتا داہنی طرف سے باشرف

پھرتا جو وقت وہ کپڑون نئین — یہہ دعا اسوقت پڑھتا شاہ دین

الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی و اتجمل بہ فی الناس

پہرتا تھا جب نیا کپڑا یقین نو پرانا بخشتا غربا کتیں
اسکی تھی چہرے کی ہنیالی ای پسر نار خرمے کا بھرا جسکی اندر
عرض اسکا تھا سوا گز ای میاں طول تخمیناً دو گز کا تھا عیان
یک رضای زعفرانی تھی یقین اور یک کمبل اچھی ای اہل دین
اور دو موزے اچھے اسکے سیاہ جسکو بھیجا تھا حبش کا بادشاہ
پہرتا تھا اسکو لا رجہان مسح کرتا تھا وضو میں اسپو جان
گاؤکے چمڑے کے نعلین لام پہرتا تھا زرد تھے وہ ای ہمام
دو دوال اسکو لگے تھے ای میاں یک انگوٹھے اور سبابے میان
اور وسطی اور بنصر مین دوم دو دوال اسکے سوا ای محترم
نیچے اوپر عرض مین وہ خوشخصال باندھتا تھا جسسے وہ لنبے دوال
دو دوال پاک تسمے گر کبھی دست اطہر سے ہی سیتا وہ کبھی
جب کہ اس نعلین تک پہنچا کلام مین رکھا اب قلم کی یہان زمام

خاتمہ

یا الٰہی نسخہ یہ کیجے قبول اور کردا اسکو مقبول رسول
عادت و اقوال اور افعال مین طاعت و اخلاق اور سب حال مین
پیروی مجھکو نبی کی کر عطا اپنی خشنودی کی رہ مجھکو بتا
بخش دے میرے گناہوں کو تمام ہوں ترے بندوں مین یک ادنی غلام
مجھکو حب مصطفی مین کر فدا مجھکو دو جگ مین نکر اس سے جدا
پیرو ہوں اسکے میرا حشر کر اونمین میرا بعث و حشر و نشر کر

یہاں سے لے چل مجھکو تیرے گھر تلک ‏ ‏ اور نبی کے روضۂ اطہر تلک

الفت جاوید کر مجھ کو عطا ‏ ‏ قوت روحی و جسمی دے سدا

جو میری حاجات ہیں سر و عیان ‏ ‏ سب روا کر وہ نہیں تجھ سے نہان

ہجرت نبوی سے بارا سو برس ‏ ‏ ستّر پر جب سات گذرے تھے برس

اتفاق اس نظم کے تمہید کا ‏ ‏ مختصر مجھکو ہوا تسوید کا

جب ہوا اتمام از فضل ربی
میں رکھا نام اسکا اخلاق النبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے ای باخبر ‏ ‏ اس شمایل مصطفی کے مختصر

فارسی میں نظم وہ مرقوم تھا ‏ ‏ جامئ نامی سے جو منظوم تھا

ترجمہ اسکا کیا ہندی میں میں ‏ ‏ حرز جان و ورد زبان کرنے کیلئے

رنگ گورا تھا رسول اللہ کا ‏ ‏ سرور عالم نبی اللہ کا

گلشن رو آپ کا سرخ و سفید ‏ ‏ جس سے روشن ہوئی جہان ای باامید

تھی کشادہ اسکی خورشید جبین ‏ ‏ مصحف آیات رب العالمین

تھیں بھوان باریک و پیوستہ بہم ‏ ‏ جس سے ظاہر سورۂ نون و قلم

جیم کے سے تھے باریک ای رشید ‏ ‏ جنت الماوا کے تھے ہر دو کلید

نرگس چشم اسکی مشگین و سیاہ ‏ ‏ ناظر انوار اسرار الٰہ

اسکی بینی مبارک تھی بلند ۔ دیکھتا غمگین تو ہوتا فرح مند

روشن اسکے دانت تھے جون آفتاب ۔ اور کچھ ریلے تھے وے باآب و تاب

سر سے تا پا تک تھا لطافت مین بھرا ۔ وہ صنوبر یک تھا ملاحت مین بھرا

وہ مبارک ریش اسکی گرد تھی ۔ شانہ اور تخلیل جسکی ورد تھی

تھے مبارک ہاتھ اسکے بس دراز ۔ جسکی بخشش سے دوعالم سرفراز

تھین ہتھیلیان نرم باریک انگلیان ۔ بارہا جنسے ہوا پانی رواں

سینہ اشرف سے اسکے تا بناف ۔ خط اتھا باریک یک بالون کا صاف

قد میانہ اسکا تھا با اعتدال ۔ یونہی سب اعضا اقدس با کمال

اس شمایل کو جو رکھیگا نگاہ ۔ وہ پیمبر پر رکھا گویا نگاہ

آتش دوزخ رہے اسپر حرام ۔ رحمت حق اسپہ ہووے صبح و شام

یا الٰہی اس شمایل کے بدل ۔ شاہ عالم کے فضایل کے بدل

مجھ کو لے چل تا بہ حرمین کرام ۔ کر شہادت پر تو میرا اختتام

احقر عاصی سے صلوٰۃ و درود

بر نبی و آل و یاران کر درود

تمام شد